بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت بدری صحابی اور پہلے خلیفہ
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے کی مہمات کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ **24؍جون 2022ء** بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ. غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تشہد، تعوذ ، اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:حضرت ابو بکر صدیقؓ کے زمانے کی مہمات کا ذکر ہو رہا تھا۔ساتویں مہم کے لئے حضرت ابو بکرؓ نے حضرت خالد بن سعید بن عاص کے لئے جھنڈا باندھا اور ان کو شام کے سرحدی علاقے حمقتین کی طرف بھیجا۔ حضرت خالد بن سعید بن عاص کا نام خالداور کنیت ابوسعید تھی۔ حضرت خالد بہت ابتدائی اسلام لانے والوں میں سے تھے۔آپ کے اسلام قبول کرنے کا واقعہ یہ ہے کہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ آگ کے کنارے پر کھڑے ہیں اور ان کا باپ انہیں اس میں گرانے کی کوشش کر رہا ہے اور آپ نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو کمر سے پکڑے ہوئے ہیں کہ کہیں آپ آگ میں گر نہ جائیں۔ حضرت خالد اس پر گھبرا کر بیدار ہوئے اور کہا اللہ کی قسم یہ خواب سچا ہے۔ چنانچہ حضرت خالد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئےاور عرض کیا کہ اے محمد ﷺ آپ کس کی طرف بلاتے ہیں ؟آنحضرت ﷺ نے فرمایا خدا کی طرف بلاتا ہوں جو اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد اس کا بندہ اور اس کا رسول ہے اور یہ کہ تم اُن پتھروں کی پوجا چھوڑ دو جو نہ سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں اور نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور وہ نہیں جانتے کہ کون اُن کی پوجا کرتا ہے اور کون نہیں کرتا۔اس پر حضرت خالد نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے اللہ کے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

جب مسلمانوں نے حبشہ کی طرف دوسری ہجرت کی تو حضرت خالد بن سعید بھی ان کے ساتھ چلے گئے۔ آپ غزوہ خیبر میں شریک نہیں ہوئے تھے لیکن آنحضرت ﷺ نے مال غنیمت میں ان کو بھی حصہ دیا۔ اس کے بعد فتح مکہ غزوہ حنین طائف اور تبوک وغیرہ سب میں آنحضرت ﷺ کے ہمرکاب رہے۔ آپ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے اس محرومی پر ہمیشہ متاسف رہے۔ آنحضرت ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگ آپ کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ لوگوں کو ایک ہجرت کا شرف حاصل ہو اور تم کو دو ہجرتوں کا۔

حضرت ابو بکر نے جب مرتدین کی سرکوبی کے لئے جھنڈے باندھے تو ایک جھنڈا حضرت خالد بن سعید کے لئے بھی باندھا اور انہیں تیماء جانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اپنی جگہ سے نہ ہٹنا اور اطراف کے لوگوں کو اپنے سے ملنے کی دعوت دینا اور صرف ان لوگوں کو قبول کرنا جو مرتد نہ ہوئے ہوں اور کسی سے لڑائی نہ کرنا سوائے اس کے جو تم سے لڑائی کرے یہاں تک کہ میرے احکام پہنچ جائیں۔ حضرت خالد نے تیماء میں قیام کیا اور اطراف کی بہت سی جماعتیں ان سے آ ملیں۔ رومیوں کو مسلمانوں کے اس عظیم الشان لشکر کی خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے زیر اثر عربوں سے شام کی جنگ کے لئے فوجیں طلب کیں۔ حضرت خالد نے رومیوں کی تیاری اور عرب قبائل کی آمد کے متعلق حضرت ابو بکر کو مطلع کیا۔ حضرت ابو بکر نے جواب لکھا کہ تم پیش قدمی کرو۔ ذرا مت گھبراؤ اور اللہ سے مدد طلب کرو۔ حضرت خالد یہ جواب ملتے ہی دشمن کی طرف بڑھے اور جب قریب پہنچے تو دشمن پر کچھ ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ سب اپنی جگہ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ حضرت خالد دشمن کے مقام پر قابض ہو گئے ۔ اس کامیابی کی اطلاع حضرت خالد نے حضرت ابو بکر کو دی۔ تاریخ سے حضرت ابو بکر کے دور میں مرتدین کے خلاف حضرت خالد بن سعید کی کارروائیوں کا صرف اتنا ہی ذکر ملتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آٹھویں مہم مرتد باغیوں کے خلاف حضرت طریفہ بن حاجز کی تھی۔ حضرت ابو بکر نے ایک جھنڈا حضرت طریفہ بن حاجز کے لئے باندھا اور ان کو حکم دیا کہ وہ بنو سلیم اور بنو ہوازن کا مقابلہ کریں۔ حضرت ابو بکر نے خلیفہ مقرر ہونے کے بعد حضرت طریفہ بن حاجز کو سلیم کے ان عربوں پر جو اسلام پر قائم تھے والی بنایا تھا۔ یہ مخلص اور جوشیلے کارکن تھے۔ انہوں نے ایسی موثر تقریریں کیں کہ بنو سلیم کے بہت سے عرب ان سے آ ملے۔ حضرت عبد اللہ بن ابو بکر سے روایت ہے کہ بنو سلیم کا ایک شخص فجاء حضرت ابو بکر کے پاس آیا۔ اس نے کہا کہ میں مسلمان ہوں میں ان لوگوں کے خلاف جہاد کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے ارتداد اختیار کر لیا ہے۔ آپ مجھے سواری عطا کیجئے اور میری مدد کیجئے۔ حضرت ابو بکر نے اس کو سواری دی اور اسلحہ دیا اور دس مسلمان ہتھیاروں سے مسلح ان کے ساتھ

کر دیئے۔ فجاء اپنے قبیلے کی طرف چلا اور راستے میں مرتد عربوں کو اپنے ساتھ ملاتا رہا۔ جب اس کی جمعیت بڑھ گئی تو اس نے پہلے اپنے مسلمان ساتھیوں کو قتل کیا اور ان کا سب مال لوٹ لیا پھر اس نے غارت گری شروع کر دی کبھی اس قبیلے پر چھاپہ مارتا کبھی اس قبیلے پر۔ حضرت ابوبکر کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے حضرت طریفہ بن حاجز کو لکھا کہ تم اپنے پاس موجود مسلمانوں کو ساتھ لے کر جاؤ اور اسے قتل کر دو یا گرفتار کر کے میرے پاس بھیج دو۔ حضرت طریفہ بن حاجز اس کے مقابلے پر گئے۔ دونوں گروہوں کی آپس میں مڈھ بھیڑ ہوئی حضرت طریفہ نے فجاء کو گرفتار کر کے حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت ابوبکر نے حضرت طریفہ کو حکم دیا کہ اسے بقیع میں لے جاؤ اور آگ میں جلا ڈالو۔ یہ سلوک اس لئے اس سے کیا گیا کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ یہی سلوک کرتا رہا تھا۔

نویں مہم مرتد باغیوں کے خلاف حضرت علاء بن حضرمی کی تھی۔ حضرت ابوبکر نے ایک جھنڈا حضرت علاء بن حضرمی کو دیا اور ان کو بحرین جانے کا حکم دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے بادشاہوں کو تبلیغی خطوط ارسال فرمائے تو منذر بن ساوا حاکم بحرین کے پاس خط لے جانے کی خدمت حضرت علاء بن حضرمی کے سپرد ہوئی۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بحرین کا عامل مقرر فرما دیا۔ آنحضرت ﷺ کی وفات تک حضرت علاء بحرین کے عامل رہے۔ بعد میں حضرت ابوبکر کے عہد خلافت میں بھی اسی عہدے پر قائم رہے۔

بحرین کے حالات کے بارے میں ذکر آتا ہے کہ بحرین شاہان حیرہ کی عملداری میں تھا اور شاہان حیرہ کسریٰ بادشاہوں کے ماتحت تھے۔ بحرین کے ساحلی اور تجارتی شہروں میں مخلوط آبادی تھی۔ بحرین کے علاقہ حجر کے فارسیوں عیسائیوں اور یہودیوں نے نہایت ناگواری سے جزیہ دینا منظور کیا تھا۔ بحرین کی باقی بستیاں اور شہر غیر مسلم رہے اور یہ لوگ جب بھی موقع ملتا وقتاً فوقتاً بغاوت کرتے رہتے تھے۔ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد قبیلہ عبد القیس ثابت قدم رہا اور ارتداد کی وبا ان تک نہ پہنچی۔ باقی عرب اور غیر عرب سب نے مدینہ کا اقتدار ختم کرنے کے لئے کمر ہمت باندھ لی۔ ایرانی حکومت نے ان کی حوصلہ افزائی کی اور بغاوت کی کمان ایک بڑے عرب لیڈر منذر بن نعمان کو سونپ دی۔ کسریٰ نے منذر بن نعمان کو خلعت سے نوازا اور تاج پہنایا اور ایک سو گھڑ سوار دیئے اور مزید سات ہزار پیادے اور سوار دیئے اور اسے قبیلہ بکر بن وائل کے ہمراہ بحرین جانے کا حکم دیا۔ سب سے پہلے انہوں نے قبیلہ عبدالقیس کو اسلام سے برگشتہ کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے۔ لہٰذا طاقت کے زور سے انہیں زیر کرنا چاہا۔ عبدالقیس قبیلے کے لوگ اپنے سردار حضرت جاروت بن معلی کے پاس چار ہزار کی تعداد میں اپنے حلیفوں اور اپنے غلاموں کے ہمراہ اکٹھے ہوئے اور قبیلہ بکر بن وائل اپنے نو ہزار ایرانیوں اور تین

ہزار عربوں کے ساتھ ان کے قریب ہوئے۔ پھر فریقین کے درمیان شدید جنگ ہوئی اور قبیلہ بکر بن وائل کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ پھر انہوں نے دوسری مرتبہ شدید قتال کیا۔ اس مرتبہ عبدالقیس کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ اسی طرح وہ ایک دوسرے سے انتقام لیتے رہے اور ان کے درمیان کئی دنوں تک جنگ جاری رہی یہاں تک کہ بہت سے لوگ قتل ہو گئے اور عبدالقیس قبیلے کے عوام نے بکر بن وائل سے امن کی درخواست کی۔ عبدالقیس نے جان لیا کہ اب وہ بکر بن وائل کے خلاف کوئی طاقت نہیں رکھتے چنانچہ انہوں نے شکست کھائی یہاں تک کہ وہ ہجر کی سرزمین میں اپنے جواسہ نامی قلعہ میں محصور ہو گئے۔ بنو بکر بن وائل نے اپنے ایرانی لوگوں کے ساتھ پیش قدمی کی اور ان کے قلعہ تک پہنچ گئے اور ان کا محاصرہ کر لیا اور خوراک ان سے روک لی۔

جب حضرت ابو بکر کو عبدالقیس کی حالت کا علم ہوا تو آپ کو شدید غم پہنچا۔ آپ نے حضرت علاء بن حضرمی کو طلب فرمایا اور لشکر کی کمان ان کے سپرد کی اور دو ہزار مہاجرین و انصار کے ساتھ بحرین کی طرف عبدالقیس کی مدد کے لئے روانگی کا حکم دیا اور ہدایت فرمائی کہ عرب کے قبائل میں سے جس قبیلے کے پاس سے تم گزرو تو اسے بنو بکر بن وائل سے جنگ کی ترغیب دلانا کیونکہ وہ ایران کے بادشاہ کسریٰ کے مقرر کردہ منذر بن نعمان کے ساتھ آئے ہیں۔ انہوں نے یعنی اس بادشاہ نے اس کے سر پر تاج رکھا ہے اور اللہ کے نور کو مٹانے کا ارادہ کیا ہے اور اولیاء اللہ کو قتل کیا ہے۔ پس تم لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتے ہوئے روانہ ہو جاؤ۔ حضرت علاء بن حضرمی حضرت ابو بکر کے حکم کی تعمیل میں روانہ ہو گئے

حضور انور نے فرمایا باقی حصہ انشاء اللہ آئندہ بیان ہو گا۔ ...☆...☆...

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ